مشرک مستہزئین رسول ﷺ کا استہزائی رویہ کا علمی مطالعہ وجائزہ

A scholarly study and review of the mockery behavior of the Polytheists' mockers of Prophet (peace be upon him)

Shama Naz
PhD Scholar Government College University, Faisalabad
Email: shamanaz.018@gmail.com

Abstract

Allah Ta'ala sent prophets for the growth and guidance of man, whose purpose was to guide the people. All the prophets who came before him, the nations mocked them in different ways. Just like the messengers before him. They made fun of him. In this way he was also made fun of. When he invited people to Islam and forbade polytheism, they used to torture him. Hazrat Muhammad ﷺ was mocked and ridiculed by the infidels in different ways. During the Meccan period. He faced the mockery of the polytheists of Makkah. They would not let any opportunity to ridicule him. In this article, A Scholarly study and evaluation of the various forms of mocking behavior of the polytheists of Makkah has been described.

Keyword: s prophets, mocked, polytheists of Makkah, various forms, mocking behavior

اللہ تعالیٰ نے انسان کی رشد وہدایت کے لیے انبیاء ورسل کو مبعوث کیا اور ان کو کتب سماوی سے سرفراز کیا ان کا مقصد لوگوں کو ہدایت دینا تھا۔ آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی انبیاء ورسل آئے ان کی اقوام نے ان کا مختلف اسلوب میں استہزاء کیا ان انبیاء ورسل کو ان کی اقوام نے کبھی بڑھئی کہا تو کبھی جادوگر کہہ کر مذاق کیا، کبھی احمق اور جھوٹا کہا تو کبھی ان رسل کو پاکیزگی کا طعنہ دیا گیا تو کبھی ان کی نماز پر طنز کیا گیا اس طرح قرآن وحدیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے دوسری قوموں میں بھی استہزاء بالرسل کا رجحان پایا جاتا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (١)

(اور ان کے پاس جب بھی کوئی رسول آتا تھا تو وہ اس کا مذاق اُڑاتے تھے۔)

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ(٢)

(اور بے شک آپ سے پہلے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔)

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے بھی استہزاء بالرسل کا رجحان پایا جاتا تھا۔ جس طرح آپ ﷺ سے پہلے رسل کا مذاق اُڑایا گیا۔ اس طرح آپ ﷺ کا بھی مذاق اُڑایا گیا آپ ﷺ جب لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے اور شرک سے منع کرتے تو وہ آپ ﷺ کو اذیت دیتے۔ حضرت محمد ﷺ کا کفار نے مختلف اسلوب سے استہزاء و تمسخر کیا۔ مکی دور میں مشرکین مکہ اور مدینہ میں یہود و نصاریٰ کے استہزاء کا سامنا کیا۔ وہ آپ ﷺ کا استہزاء کا کوئی موقع جانے نہ دیتے۔ آپ ﷺ کو ان کے استہزاء کرنے سے بہت تکلیف ہوتی تھی۔ آپ ﷺ کا استہزاء کرنے والوں میں مندرجہ ذیل لوگ شامل ہیں:

مشرک مستہزئین رسول ﷺ کا استہزائی رویہ:

یوں تو بہت سے مشرکین آپ ﷺ کا استہزاء کرتے تھے اور آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کا استہزاء کرنے کا موقع ہاتھ سے نا جانے دیتے تھے لیکن جو سب سے زیادہ آپ ﷺ کو اذیت و تکلیف دیتے اور آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے اور آپ ﷺ پر بھپتیاں کستے ان کی پانچ تعداد تھی۔ بعض علماء کے نزدیک اُن کی تعداد آٹھ ہے۔ علامہ محمد یوسف شامی کے نزدیک آپ ﷺ کا استہزاء کرنے والوں کی تعداد کے بارے میں لکھتے ہیں:

"مذاق اُڑانے والوں کی تعداد کے بارے میں جمہور علماء کا مؤقف یہ ہے کہ ان کی تعداد پانچ تھی حضرت ابن عباس سے یہی مروی ہے۔ دوسری روایت کے مطابق ان کی آٹھ تھی الغرر میں اسی روایت کو صحیح کہا گیا ہے ابو عمر والعراقی نے الدرر میں اسی قول کو یقین کے ساتھ لکھا ہے"۔(۳)

ابنِ اسحق نے کہا ہے کہ "آپ کی قوم میں ہنسی اُڑانے والوں میں بڑی بڑی ہستیاں پانچ تھیں"(۴)

طبقات الکبریٰ میں ہے:

"ایسے لوگوں کی تعداد بھی خاصی تھی جنہوں نے طے کر لیا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے حضور ﷺ کے پیش کردہ دین کو مکہ میں پنپنے نہیں دیں گے۔ اسی سبب سے انہوں نے حضور ﷺ کی رسالت کو مجروح کرنے میں ذرا بھی تامل نہ کیا۔ ابو جہل بن ہشام، ابو لہب بن عبد المطلب، اسود بن عبد یغوث، حارث بن قیس، ولید بن مغیرہ، امیہ بن خلف، ابو قیس بن الفاکہ بن مغیرہ ، عاص بن وائل، نضر بن الحارث، منبہ بن الحجاج ،زہیر بن امیہ ،سائب بن صیفی، اسود بن عبد الاسد، عاص بن سعید بن العاص، عقبہ بن ابی معیط، ابن الاسدی ہذلی، حکم بن ابی العاص، عدی بن حمراو غیرہ۔ ان میں بیشتر لوگ آپ ﷺ کے پڑوسی تھے"۔(۵)

امام قرطبی نے مذاق کرنے والے لوگوں کے یہ نام تحریر کیے ہیں:

"ولید بن مغیرہ، عقبہ بن ابی معیط، عاص بن وائل، اسود بن عبد یغوث، عاص بن ھشام، ابو جہل، نضر بن حارث"۔(۶)

"امیہ بن خلف، اخنس بن شریق، ابی بن خلف، اسود بن عبد المطلب بن اسد، حارث بن طلاطلہ"۔(۷)

پیر محمد کرم شاہ لکھتے ہیں:

"آپ ﷺ کا مذاق اڑانے والوں کی تعداد پانچ ہیں ان پانچوں کے نام یہ ہیں، ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، حرث بن قیس، اسود بن عبد یغوث اور اسود بن مطلب"۔(۸)

جو لوگ نبی کریم ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے اُن میں الاسود بن عبد یغوث بن وھب بن زھرہ، حارث بن قیس السہمی، اسود بن عبد المطلب بن اسد بن العزی، مالک بن الطلاطلۃ، عاص بن وائل السہمی، حکم بن عاص، ولید بن مغیرہ، ابو لہب وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی توہین، سبّ و شتم اور استہزاء کرنا دراصل آپ کو اذیت پہنچانے کا ہی ایک طریقہ ہے۔ اور یہ طریقہ سب سے پہلے ابو لہب اس کی بیوی ام جمیل نے اپنایا ہے۔ قرآن مجید، کتب احادیث و سیر کا عمیق مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ تحریک استہزاءِ رسول ﷺ کا محرک و بانی ابو لہب ہے۔ یوں تو مشرکینِ مکہ آپ ﷺ کو اذیت دینے اور زبان طعن کرنے میں ہر وقت کوشاں رہتے تھے اور آپ کے استہزاء کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے لیکن پانچ سردار ایسے تھے جو حضرت محمد ﷺ پر ظلم و تشدد کرنے اور آپ ﷺ پر بھپتیاں کسنے میں دیگر کفار سے بھی بازی لے گئے تھے ان کفار کی دل آزاریاں انتہا کو پہنچ چکی تھیں۔ حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کا استہزاء کرنا کفار نے اپنا شعار بنالیا تھا۔ مشرکین مکہ میں استہزاء کرنے والوں میں جو کفار شامل تھے وہ درج ذیل ہیں:

1۔ ابو لہب:

ابو لہب نبی کریم ﷺ کا چچا اور پڑوسی بھی تھا۔ وہ آپ ﷺ کے ذاتی اور عائلی حالات کو بھی جانتا تھا۔ پھر بھی وہ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر کیچڑ اُچھالنے سے باز نہ آتا تھا۔ آپ ﷺ کو اذیت اور تکلیف دینے کا کوئی موقع نہیں جانے دیتا تھا۔ آپ ﷺ جب اپنے گھر میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوتے تو ابو لہب نبی کریم ﷺ پر گندگی، کوڑا کرکٹ اور غلاظت پھینکتا تھا۔ گھر کے آنگن میں کوڑا کرکٹ ڈالنا اور جہاں کھانا پک رہا ہوتا وہاں غلاظت پھینکنا اِس کا روز کا معمول تھا۔ دین اسلام اور نبی کریم ﷺ سے حسد و بغض اور عناد اس قدر شدید تھا کہ وہ ہر وقت نبی کریم ﷺ کی تاک میں لگا رہتا تھا ابو لہب اور اس کی بیوی اُم جمیل اور نبی کریم ﷺ کا استہزاء و توہین کرنے میں

پیش پیش تھے۔ یہ جنگل میں جا کر کانٹے اکٹھے کرتی اور رات کو آپ ﷺ کے راستے میں بچھا دیتی۔ جب نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رشتے داروں کو اسلام کا پیغام دینے کا حکم دیا تو نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تکمیل کے لیے تیار ہو گئے:

"تو حضور اکرم ﷺ کوہ صفا پر تشریف لے گئے۔ آپ اعلان کرنے لگے، بنو فہر، اے بنو عدی! حتی کہ لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ جو شخص خود نہ آ سکتا تھا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تاکہ وہ دیکھے کہ آپ کیا کہتے ہیں ابولہب اور قریش بھی آ گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "ذرا بتاؤ اگر میں تمہیں کہوں کہ اس وادی میں ایک گھڑ سوار دستہ ہے جو تم پر غارت گری کرنا چاہتا ہے کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ انہوں نے کہا: "ہاں! ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ بولتے سنا ہے"۔ آپ نے فرمایا: "میں آگے آنے والے عذاب سے ڈرانے والا ہوں "۔ ابولہب نے کہا: "تمہارے لیے ہلاکت! کیا تم نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا"۔(۹) تب اللہ تعالیٰ نے ابولہب کو اِس گستاخی کو جو کہ اللہ تعالیٰ پر اس قدر گراں گزری کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی یہ آیت نازل کی:

تبت یدا ابی لہب وتب ﴿١﴾

(ٹوٹ جائیں ابولھب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ وبرباد ہو گیا۔)

اس طرح آپ ﷺ نے باقاعدہ طور پر تبلیغ کا آغاز کیا۔ اور آپ بازار میں تبلیغ کر رہے ہوتے تو ابولھب آپ ﷺ کا استہزاء کرتا ہوا آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے آتا، اور لوگوں کو روکتا کہ آپ ﷺ کی باتوں کی طرف توجہ نہ دیں۔

"ابن اسحاق نے امام بیہقی، امام احمد، ان کے فرزند دلبند، امام الطبرانی نے ثقہ افراد سے حضرت ربیعہ بن عباد سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں ابھی بچہ ہی تھا۔ میں اپنے والد کے ہمراہ منیٰ میں تھا۔ حضور اکرم ﷺ عرب قبائل کے پاس کھڑے تھے آپ فرما رہے تھے: "اے بنوں فلاں! میں تمہاری طرف رب تعالیٰ کا رسول بن کر آیا ہوں وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس کے جن شریکوں کی تم پوجا کرتے ہو انہیں چھوڑ دو۔ تم مجھ پر ایمان لاؤ۔ میری تصدیق کرو۔ میرا دفاع کرو حتیٰ کہ میں وہ پیغام پہنچادوں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے"۔ آپ کے پیچھے پیچھے ایک بھینگا اور روشن چہرے والا شخص تھا۔ اس کے بالوں کی دو مینڈھیاں تھیں۔ اس نے عدن کا حلہ پہن رکھا تھا۔ جب حضور ﷺ اپنے فرمان سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا: "اے بنو فلاں! یہ تمہیں اس طرف دعوت دیتا ہے کہ تم لات وعزیٰ کی بندگی کا پٹا اتار پھینکو۔ جنات اور مالک بن اقیش کے حلیفوں کو ترک کر دو اور اس کی بدعت اور گمراہی کو قبول کر لو۔ تم اس کی

اطاعت نہ کرنا۔ نہ ہی اس کی بات سننا۔"میں نے اپنے باپ سے کہا:"یہ شخص کون ہے جو حضور ﷺ کے فرمان کی تردید کرتا ہے۔ جہاں حضور ﷺ تشریف لے جاتے ہیں یہ بھی وہاں جاتا ہے"۔ میرے باپ نے کہا:"یہ ان کا چچا عبد العزی بن عبد المطلب ابو لہب ہے"۔(۱۱)

"ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جو گروہ گھر کے اندر رسول اللہ ﷺ کو اذیت دیا کرتا تھا یہ تھا ابو لہب۔ حکم بن العاص بن اُمیہ، عقبہ بن ابی معیط، عدی بن حمراثقفی، ابن الاصد، ہذلی یہ سب آپ ﷺ کے پڑوسی تھے اور ان سب میں حکم بن العاص بن اُمیہ کے علاوہ کو بھی مسلمان نہ ہوا۔ ان کے ستانے کا طریقہ یہ تھا کہ جب آپ ﷺ نماز پڑھتے تو کوئی بکری کی بچہ دانی اس طرح ٹکا کر پھینکتا کہ وہ ٹھیک آپ ﷺ کے اوپر گرتی۔ چولہے پر ہانڈی چڑھائی جاتی تو بچہ دانی اس طرح پھینکتے کہ سیدھے ہانڈی میں جا گرتی۔ آپ ﷺ نے مجبور ہو کر گھروندا بنالیا تھا، تاکہ نماز پڑھتے ہوئے ان سے بچ سکیں۔(۱۲)

2۔ابو جہل:

مکے کا ایک قریش سردار عمر بن شام المغیرہ تھا۔ جس کی ابو الحکم کنیت تھی۔ آبائی مذہب پر سختی سے قائم رہنے کی وجہ سے ابو جہل کے لقب سے مشہور ہوا۔ اسلام اور نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نے اس کے ہاتھوں سخت اذیتیں جھیلیں۔ ابو جہل انتہائی بد بخت انسان تھا رسول اکرم ﷺ کو اذیت دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا اور استہزاء کرتے ہوئے بغض وعناد کی حد کو پہنچ جاتا تھا۔

"ایک روز اس بد بخت نے حضور ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا تو بکنے لگا کہ کیا تمہارے سامنے محمد (ﷺ) اپنے چہرہ کو خاک آلود کرتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے لوگوں نے کہا ہاں"۔(۱۳)

جب حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کرام خانہِ خدا میں نماز پڑھتے تو کفارِ مکہ ان کا مذاق اڑاتے، شور مچاتے جس سے ان کی نماز میں خلل پڑتا۔ کفار مکہ جب نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو گندی اور غلیظ او جھڑیاں آپ ﷺ پر پھینک دیتے اور کفار مکہ یہ منظر دیکھ کر خوش ہوتے ہنستے اور قہقہے لگاتے تھے اور ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو جاتے تھے۔ لیکن نبی کریم ﷺ کفار مکہ کی اذیت رسانیوں اور ان کے مذاق کو صبر اور حوصلے سے برداشت کرتے۔

"عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ آپ ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے رفقاء بیٹھے ہوئے تھے کہ بعض نے بعض سے کہا کون ہے؟ جو بن فلاں کے جو اُونٹ کی او جھڑی ہے اور جب محمد (ﷺ) سجدہ کریں تو ان کی پیٹھ پر ڈال دے اس پر قوم کا بدبخت ترین آدمی عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور او جھ کا انتظار کرنے لگا۔ جب نبی ﷺ سجدے میں تشریف لے گئے تو اُسے آپ ﷺ کی پیٹھ پر دونوں کندھوں کے درمیان

ڈال دیا۔ میں یہ سارا ماجرہ دیکھ رہا تھا، مگر کچھ کر نہیں سکتا تھا۔ کاش میرے اندر بچانے کی طاقت ہوتی۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ ہنسی کے مارے ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول اللہ سجدے میں ہی پڑے رہے، سر نہ اٹھایا، یہاں تک کہ فاطمہ آئیں اور آپ ﷺ کی پیٹھ سے اوجھ ہٹا کر پھینکی۔ تب آپ ﷺ نے سر اُٹھایا"۔(۱۴)

"ایک دن ابو جہل نے رسول ﷺ اور آپ ﷺ کے پیغام کا مذاق اڑاتے ہوتے کہا: اے قریش کی جماعت !(سیدنا) محمد (ﷺ) کا یہ گمان ہے کہ دوزخ کے صرف 19 فرشتے تم سب کو دوزخ میں قید کر کے تم کو عذاب دیں گے، حالانکہ تم اتنی بڑی تعداد اور کثرت میں ہو۔ کیا ان میں سے ایک شخص تم میں سے سو آدمیوں کو عاجز کر دے گا؟ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَى لِلْبَشَرِ۔(المدثر:31)

"اور ہم نے دوزخ کے پہرے دار صرف فرشتے مقرر کیے ہیں، اور ہم نے ان کی تعداد صرف کافروں کی آزمائش کے لیے مقرر کی ہے تاکہ اہل کتاب یقین کر لیں اور ایمان والوں کا ایمان اور قوی ہو جائے، اور اہل کتاب اور مومنین شک نہ کریں، اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اور کفار یہ کہیں گے کہ اس تعداد (انیس فرشتے) کو بیان کرنے سے اللہ کیا ارادہ فرماتا ہے، اسی طرح اللہ جس میں چاہتا ہے گمراہی پیدا کر دیتا ہے اور جس میں چاہتا ہے ہدایت پیدا کر دیتا ہے، اور آپ کے رب کے لشکر کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور یہ قرآن تو انسانوں کے لیے صرف نصیحت ہے۔(۱۵)

3۔ نضر بن حارث:

نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف اس کا پورا نام تھا۔ نضر بن حارث مکہ کے سرداروں میں سے ایک سردار تھا۔ یہ بھی آپ ﷺ کا مذاق اُڑانے والوں میں شامل تھا۔ اس کو اپنی قصہ گوئی پر بڑا فخر و تکبر تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کو نبی و رسول سمجھنے کی بجائے قصہ گو سمجھتا تھا اور آپ ﷺ کو قصہ گو کہہ کر آپ ﷺ کا استہزاء کرتا تھا۔ جب رسول کریم ﷺ لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہے اور اپنی قوم کو پچھلی امتوں کے عبرتناک انجام کے بارے میں بتا رہے ہوتے تو یہ پیچھے آکر بیٹھ جاتا اور قریش مکہ کو کہتا کہ میں اِس محمد (ﷺ) سے اچھا قصہ گو ہوں اور محمد (ﷺ) کی باتیں محض قصہ اور کہانیوں کے سوا کچھ نہیں۔ وہ لوگوں کو اپنے گرد جمع کر لیتا پھر قریش کو بادشاہوں

کی داستانیں سنانا شروع کر دیتا۔ یہ وہ اس لیے کرتا تھا کہ یہ حیرہ گیا تھا اور وہاں اس نے عجمیوں کی داستانوں کی کتابیں خریدی تھیں۔ وہ ان کتابوں کو مکہ لے آیا اور لوگوں کو اُن بادشاہوں کے قصے سناتا اور کہتا کہ یہ وہی کہانیاں ہیں۔ جو محمد (ﷺ) تم کو سناتے ہیں۔

"نضر بن حارث قریش کا ایک رئیس تھا۔ پرلے درجے کا بدباطن اور خبیث النفس تھا۔ اس کا شمار شیاطین قریش میں ہوتا تھا۔ اس کا دل حضور ﷺ کے بغض وعناد سے لبریز تھا۔ یہ حیرہ گیا وہاں ایران کے بادشاہوں اور وہاں کے پہلوانوں، رستم واسفندیار کے قصے کہانیاں سیکھ کر آیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے مواعظ حسنہ سے فارغ ہو کر واپس تشریف لے جاتے تو یہ اس مجلس میں آکر براجمان ہو جاتا اور لوگوں کو ایران کے بادشاہوں اور پہلوانوں کے عجیب وغریب قصے اور کہانیاں سناتا پھر کہتا میرے جیسا حُسنِ بیان کسے میسر ہے۔ جس دل نشین انداز سے میں ان تاریخی واقعات کو بیان کرتا ہوں بھلا اور کون کر سکتا ہے"۔(۱۶)

4۔عاص بن وائل۔

"عاص بن وائل نبی کریم کے ساتھ کھڑا گفتگو کر رہا تھا تو قریش کے سرداروں نے اسے کہا: تو کس کے ساتھ کھڑا تھا؟ اس نے جواب دیا اس ابتر کے ساتھ"۔(۱۷)

عرب ابتر اسے کہتے ہیں جس کے بیٹے نہ ہوں اور یا مر جاتے ہوں اور صرف بیٹیاں ہوں قریش مکہ آپ ﷺ کا استہزاء کرتے جب آپ جا رہے ہوتے تو آپ پر آوازیں کستے اور آپ کو ابتر کہتے جس سے نبی پاک ﷺ بہت رنجیدہ ہوتے اس سے آپ ﷺ کو بہت دُکھ ہوتا تھا۔

"اہل لغت نے کہا: انسانوں میں سے ابتر اسے کہتے ہیں جس کی کوئی اولاد نہ ہو"۔(۱۸)

نبی کریم ﷺ کے ایک بیٹے حضرت قاسم فوت ہوئے اور کچھ ہی عرصہ بعد آپ کے دوسرے بیٹے ابراہیم بھی وفات پاگئے تو کفار نبی کریم ﷺ کو بتر محمد کہنے لگے اور خوش ہونے لگے کہ یہ جس دین پر اترا رہا ہے وہ دین باقی نہیں رہے گا کیونکہ محمد (نعوذ باللہ) ابتر ہیں تو اس دین اسلام کو کون آگے لیکر چلے گا یہ بات نبی کریم ﷺ کے لیے بہت اذیت اور تکلیف دہ تھی کہ کفار آپ کو تکلیف دینے کا کوئی موقع نہیں جانے دیتے تھے تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا اس لیے کفارِ مکہ کے اس استہزاء کا جواب اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں خود دیا۔

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ (۱۹)

(یقیناً آپ کا جو دشمن ہے وہی بے نام ونشان ہو گا -)

5-عقبہ بن ابی معیط:

عقبہ بن ابی معیط بھی قریشِ مکہ کے سرداروں میں سے تھا وہ بھی آپ ﷺ کا استہزاء کیا کرتا تھا۔ عقبہ بن ابی محیط کا شمار آپ ﷺ کے بدترین پڑوسیوں میں ہوتا تھا۔ ابو لہب کے بعد عقبہ بن ابی محیط آپ ﷺ کے بدترین پڑوسیوں میں تھا جو کہ آپ ﷺ کے دروازے پر گوبر اور گندگی پھینکتے تھے۔ جب آپ ﷺ باہر نکلتے تو آپ ﷺ کو دیکھ کر قہقہے لگاتے اور مذاق اڑاتے۔ اس کا شمار شاتم رسول میں سے ہے۔ حضور ﷺ کی ہجرت کے وقت یہ بلند آواز سے یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

یاراکب الناقةالقصویٰ ھاجرنا عماقیل نرانی راکب الفرس

اعلٰی رمحی فیکم ثم الیله والتسیف یا خذمنکم ملتیس

(اے عمدہ قصویٰ اونٹنی کی سواری کرنے والے کہا کیا یہ سواری ایک گھوڑا کی خوبصورتی کا مقابلہ کر سکتی ہے کہ اس کو کاندھے پر آزاد چھوڑ دو یا پھر اسے لکڑی کے ساتھ باندھ دو اور اس کو تلوار سے مار دو یا پھر اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکو۔)

حضور ﷺ تک اس کے اشعار پہنچے۔ آپ نے فرمایا

اللھم الیه وبمنخره واسرعه(٢٠)

اے اللہ اس کے نتھوں سے اس پر عذاب نازل کر۔

6: الاسود بن یغوث:

الاسود بن یغوث بن وہب بن زہرہ یہ حضور ﷺ کے ماموں کا بیٹا تھا۔ یہ جب مسلمانوں کو دیکھتا تو حضور ﷺ کا مذاق اُڑاتے ہوئے کہتا کہ تمہارے پاس وہ بادشاہ آیا ہے جو قیصر و کسریٰ کی سلطنت کا وارث بننے کا خواہشمند ہے علامہ بلاذری نے لکھا ہے کہ یہ جب مسلمانوں کو دیکھتا تو کہتا: "تمہارے پاس زمین کے وہ بادشاہ آگئے ہیں جو قیصر و کسریٰ کی سلطنت کے وارث بنیں گے"۔

"یہ حضور ﷺ سے کہا کرتا تھا۔ "محمد عربی ﷺ آج آسمان سے کیا نئی خبر آئی ہے"۔(٢١)

7: اسود بن المطلب:

"اسود بن المطلب بن اسد بن عبد العزی اور اس کے ساتھی حضور اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف اشارے کرتے تھے۔ یہ کہتے تھے "تمہارے پاس زمین کے بادشاہ آگئے ہیں۔ یہ قیصر و کسریٰ پر غالب آئیں گے یہ سیٹیاں بجاتے تھے"۔(٢٢)

یہ وہ خاص طور پر اس لیے کہتا تھا کہ صحابہ کرام میں سے اکثر کے کپڑے پھٹے ہوئے ہوتے تھے اور بے کس ونادار تھے اور آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم یہ پیشین گوئی فرما چکے تھے کہ مجھے ایران وروم کی سلطنتوں کی کنجیاں دی گئی تھیں۔ یہ صحابہ کرام کو دیکھتے تو اسود بن عبد المطلب اور اس کے ساتھ آنکھیں مٹکاتے اور اشارے کرتے اور قہقے لگاتے ہوئے مذاق اڑاتے۔ اللہ تعالی نے مشرکین کی اس عادتِ بد کا ذکر قرآن مجید میں بھی کیا ہے۔

وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ(٢٣)

(اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کرتے)

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَى أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ(٢٤)

(بلاشبہ مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے اور جب وہ ان مسلمانوں کے پاس سے گزرتے تو آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے اور جب اہل وعیال کے پاس لوٹتے تو دل لگی کرتے لوٹتے)

اس آیت میں قریش کے روساء مراد ہیں (٢٥)یعنی آنکھوں سے اشارہ بازی کرنے والوں میں قریش کے سردار شامل تھے یہ ان کے استہزاء کا ایک انداز تھا۔

پیر محمد کرم شاہ صاحب لکھتے ہیں:

"اہل ایمان کو دیکھ کر ان کا مضحکہ اڑاتے اور ایک دوسرے کو آنکھیں مار مار کر اشارہ بازی کرتے ہیں۔ جب مسلمانوں کی دل آزاری کرنے اور جی بھر ان پر پھبتیاں کسنے کے بعد یہ بے فکرے اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں دل لگیاں کرتے جاتے ہیں گویا کوئی بڑا قلعہ فتح کر کے گھر لوٹ رہے ہیں(٢٦)

"یہی لوگ حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے صحابہ حضرت عمار، حضرت خباب، حضرت صہیب اور حضرت بلال کا مذاق اڑایا کرتے تھے"۔(٢٧)

یہ لوگ حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے صحابہ کرام کا مذاق اڑاتے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں فرمایا ہے۔

وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ(٢٨)

(اور جب ان (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو گمراہ ہیں۔)

8: حکم بن عاص بن امیہ:

حکم بن عاص بن امیہ کا شمار بھی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا استہزاء کرنے والوں میں ہوتا ہے وہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ساتھ مسخرہ پن کیا کرتا تھا آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم جب راستے سے گزرتے تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے چلنے لگتا اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا مذاق اڑانے کے لیے اپنے ناک اور منہ سے طرح طرح کی آوازیں نکالتا اور منہ چڑھاتا اور نقلیں اتارتا۔

"یہ حضور اکرم ﷺ کو اذیت دیتا تھا یہ آپ ﷺ کو برا بھلا کہتا اور آپ ﷺ اس سے نازیبا گفتگو سنتے تھے۔ ایک دن حضور اکرم ﷺ چل رہے تھے یہ آپ کے پیچھے پیچھے تھا یہ آپ کے لیے ناک اور منہ چڑھا رہا تھا"۔(۲۹)

ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص حضور اکرم ﷺ کے پیچھے وہ آپ ﷺ کی نقلیں اتار رہا تھا حضور اکرم ﷺ نے اسے دیکھا اور فرمایا:"تو اسی طرح ہو جا"وہ اپنے گھر لوٹ آیا۔ ایک ماہ تک اس پر بے ہوشی طاری رہی پھر اسے افاقہ ہوا۔ اس کی شکل اسی طرح ہو چکی تھی جس طرح وہ نقلیں اتارتا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ حکم ہی تھا"۔(۳۰)

9:علقمہ بن کلاہ:

علقمہ بن کلاہ بھی ان ہی بدبختوں میں سے تھا جو حضور اکرم ﷺ کا استہزاء کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ جب کسی محفل میں تشریف فرما ہوتے اور اسلام کی تبلیغ کر رہے ہوتے قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو اور قریش کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے جو گذشتہ اقوام کو پہنچا تھا تو آپ کے بعد یہ اس محفل میں چلا جاتا۔ ایران کے بادشاہوں کے قصے بیان کرتا پھر کہتا: باخدا محمد عربی کا کلام میرے کلام سے عمدہ نہیں ان کی باتیں بھی پہلے لوگوں کے افسانے ہیں ۔وہ انہیں اسی طرح لکھ لیتے ہیں جس طرح میں لکھ لیتا ہوں۔(۳)

آپ ﷺ کا استہزاء کی مختلف اشکال

1۔نام محمد کو بگاڑنا:

قریش نے نبی کریم ﷺ کا نام بطور استہزاء مذمم رکھا ہوا تھا۔ نام کا بگاڑنا بھی استہزاء کی ایک شکل ہے۔ کسی کو تکلیف دینے کا ایک یہ بھی انداز ہے کہ اس کے نام کو بگاڑ کر اس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ یہی اسلوب مستہزئین ، کہ نے اپنایا اور آپ کے انتہائی خوبصورت نام محمد ﷺ کو مذمم کہہ کر بگاڑتے۔

وکانت قریش انما تسمی رسول الله ﷺمذمما ثم یسبونه فکان رسول الله ﷺیقول :"الاتعجبون لماصرف الله عنی من اذی قریش یسبون و یهجون مذمماوانا محمد"۔(۳۲)

پیغمبر اسلام کا اصل نام محمد رسول ﷺ ہے۔ جس کا مطلب ہے، بہت تعریف کیا گیا مکی دور میں جب آپ کو نبوت دی گئی تو قریش کے دل میں آپ کے خلاف بغض و عناد پیدا ہو گیا تو وہ اپنے جذبہ عناد کی تسکین کے لیے اپنوں نے آپ کے نام کو توڑ مروڑ کر پڑھنا یا بلانا شروع کر دیا اور محمد کی بجائے مذمم کا لفظ بطور استہزاء لیتے تھے مذمم یعنی مذمت کیا ہوا لیتے تھے۔(نعوذ باللہ)

"ابن اسحاق نے کہا قریش نے رسول اللہ ﷺ کا نام مذمم (مذمت کیا ہوا) رکھ دیا تھا پھر وہ آپ کو برا کہتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کے سب وشتم اور ان کی لعنت کو مجھ سے کس طرح دور کر دیا وہ سب وشتم اور لعنت کرتے ہیں اور میں محمد ہوں"۔(۳۳)

2۔شاعر کہنا:

کفار کے استہزاء کرنے کی نوعیت میں ایک طریقہ آپ ﷺ کو شاعر کہہ کر مذاق اڑانا بھی شامل ہے قریش مکہ کو اپنی زبان دانی پر بڑا ناز تھا۔جب وہ قرآن پاک کی آیات کو سنتے تو وہ اس کی فصاحت وبلاغت پر اور اندازِ بیاں پر چونک جاتے تھے کہ ایک اُمی ایسا کلام کیسے پیش کر سکتا ہے جو اتنا عمدہ ہے کہ سننے والا اس میں محو ہو جاتا ہے ہو نہ ہو یہ کسی شاعر کا کلام ہے

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ(۳۴)

(یا وہ (کفار) کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں۔)

بَلْ هُوَ شَاعِرٌ(۳۵)

(بلکہ یہ شخص شاعر ہے۔)

کفارِ مکہ آپ ﷺ کو شاعر کہہ کر استہزاء کرتے تھے۔اور قرآن پاک کو ایک شاعر کا کلام کہتے تھے۔ابو لہب اور ام جمیل اروی بنت حرب بھی آپ ﷺ سے عداوت میں اندھے ہو چکے تھے اور آپ ﷺ کا استہزاء کرتے تھے اور طرح طرح کی اذیتیں دیتے تھے۔

"ایک دن وہ (ام جمیل) حضور ﷺ کی تلاش میں حرم شریف میں آئی اس کے ہاتھ میں ایک لمبوترہ سا پتھر تھا۔اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ صدیق اکبر بھی حاضر تھے انہوں نے جب اس ظالم عورت کو حضورؐ کی طرف آتے دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ! یہ بڑی بد زبان عورت ہے فحش کلامی اس کی فطرت ہے بہتر ہے حضورؐ یہاں سے تشریف لے جائیں ایسا نہ ہو کہ وہ حضورؐ کو اپنی بد کلامی اور ہرزہ سرائی سے اذیت پہنچائے۔ حضور نے فرمایا! ابو بکر فکر نہ کرو۔وہ مجھے نہ دیکھ سکے گی جب وہ قریب پہنچی تو کہنے لگی۔اے ابو بکر! تیرے دوست نے میری ہجو کی ہے انہیں کیا ہو گیا ہے کہ میرے بارے میں شعر کہنے شروع کر دیئے ہیں آپ نے فرمایا بخدا! آپ تو شعر نہیں کہا کرتے۔دوسری روایت میں ہے آپ نے کہا اس گھر کے رب کی قسم! انہوں نے تیری ہجو نہیں کی ہے اور نہ وہ شاعر ہیں وہ کہنے لگی آپ میرے نزدیک سچے ہیں۔"(۳۶)

3۔ مجنوں و دیوانہ:

مشرکین مکہ آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے آپ کو مجنوں اور دیوانہ کہہ کر پکارتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ نزولِ وحی کے آپ ﷺ پر ایک خاص کیفیت طاری ہو جاتی تھی جو کہ غشی کے مشابہ تھی تو کفار مکہ آپ ﷺ کو مجنوں اور دیوانہ کہتے تھے کیونکہ کفار کے نزدیک یہ بڑی عجیب بات تھی کہ ان ہی میں سے ایک شخص جو کہ ان کی طرح کھاتا پیتا ہو بازاروں میں چلتا پھرتا ہو، اور شادی شدہ بھی ہو تو وہ کیسے اللہ کا رسول ہو سکتا ہے۔ میرے نزدیک کفار کے مجنون کہنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کفار نے آپ کو نبوت کے راستے سے ہٹانے اور نبوت سے دست بردار ہونے کے لیے آپ ﷺ کو لالچ دیا گیا کہ آپ کی شادی عرب کی سب سے حسین عورت سے کر دیں گے آپ ﷺ کو کو مال و دولت کا بھی لالچ دیا گیا اور بادشاہی کا بھی لیکن آپ نے ان تمام دنیاوی جاہ و حشمت اور پیشکش کو ٹھکرا دیا اور تمام مصائب کو اللہ کی رضا کی خاطر برداشت کیا۔ کفار کے نزدیک یہ دیوانگی ہے اس لیے انہوں نے آپ کا استہزاء کیا کہ یہ تو دیوانہ ہے، کفار کا آپ کو مجنون کہنا کوئی نئی بات نہیں۔

مشرکین مکہ آپ کا مذاق اڑاتے ہوئے اور استہزاء کرتے ہوئے یہ کہتے تھے کہ تم مجنون اور دیوانے ہو اور اس وجہ سے آپ کو مجنون کہتے تھے کہ ان نزدیک یہ بہت بعید تھا کہ ان کی طرح پیدا ہونے والا انہی کی قوم کا ایک فرد ہو جو کھاتا پیتا بھی ہو، شادی شدہ بھی ہو۔ اس کے بچے بھی ہوں اور وہ اللہ کا رسول برحق ہو اور اس پر اللہ کا کلام نازل ہو اور یا آپ کو اس وجہ سے وہ مجنون کہتے تھے کہ آپ کو اس دعوی نبوت سے دست بردار ہونے کے لیے مال و دولت اور عرب کی سرداری کی پیش کش کی گئی۔ عرب کی سب سے حسین لڑکی سے شادی کی پیشکش کی گئی لیکن آپ نے مال و دولت اور منصب اور اقتدار کو ٹھکرا دیا اور سختیاں اور مصیبتیں برداشت کیں اور دعوی نبوت سے دست بردار نہیں ہوئے اور عیش و نشاط کو چھوڑ کر مصیبتوں کو اختیار کرنا ان کے نزدیک محض دیوانگی تھی۔ اس لیے انہوں نے آپ سے بطور استہزاء کہا۔

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ (٣٧)

(اور (کفار) کہتے ہیں اے وہ شخص جس پر نصیحت نازل کی گئی ہے، تو دیوانہ ہے۔)

اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی رسول آئے ان سب کا استہزاء کیا گیا۔ حضرت موسی علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون نے حضرت موسی علیہ السلام کو بھی مجنون کہا:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ (٣٨)

(فرعون نے) کہا بے شک تمہارا یہ رسول جس کو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے وہ ضرور دیوانہ ہے۔)

اس طرح حضرت نوح علیہ اسلام کی قوم نے ان کو مجنون کہا:

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ (٣٩)

(ان سے پہلے نوح کی قوم نے ان کو جھٹلایا اور کہا یہ دیوانہ ہے اور ان کو دھمکیاں دیں۔)

بلکہ سیدنا محمد ﷺ سے پہلے جس قدر رسول آئے سب کو ان کی قوموں نے دیوانہ یا جادو گر کہا۔

كَذَلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ (٤٠)

(اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جب بھی کوئی رسول آیا تو انہوں نے کہا یہ جادو گر ہے یا دیوانہ۔)

"اس شبہ کا جواب بالکل بدیہی ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام نے جو حکیمانہ کلام پیش کیا وہ کسی عام ہوش مند انسان سے بھی متصور نہیں ہے چہ جائیکہ مجنوں سے"۔(٤١)

4۔ جادو گر:

کفارِ مکہ نے آپ ﷺ کا ہر طرح سے استہزاء کیا جو بھی آپ ﷺ کی پاس جاتا اسلام قبول کر لیتا تھا تو اس وجہ سے قریشِ مکہ آپ ﷺ کو جادو گر کہنے لگ گئے ان کے نزدیک آپ ﷺ جس پر چاہیں جادو کر دیتے ہیں ان کے اس رویہ کا ذکر قرآن پاک اس طرح کرتا ہے:

وَعَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ (٤٢)

(ان لوگوں کو اس بات پر بڑا تعجب ہوا کہ ایک ڈرانے والا خود ان ہی میں سے آیا ہے۔اور کافر کہنے لگے یہ جادو گر اور جھوٹا ہے۔)

قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَذَا لَسَاحِرٌ مُبِينٌ (٤٣)

(کفار نے کہا بے شک یہ کھلا ہوا جادو گر ہے۔)

نبی کریم ﷺ کو جادو گر کہنا کفارِ قریش کی سفاہت اور عناد کی دلیل ہے۔ کفار نے دین اسلام کو جھٹلانے کے لیے جب کوئی دلیل نہ بچی تو انہوں نے اپنی شکست اور بوکھلاہٹ پر پردہ ڈالنے کے لیے آپ ﷺ کو جادو گر کہنا شروع کر دیا۔

إِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا (٤٤)

(جب ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے شخص کی تابعداری کرتے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔)

لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ (۴۵)

(ان کے دل کھیل کود میں ہیں، اور ظالموں نے آپس میں یہ سرگوشی کی ہے کہ یہ شخص تو تمہاری ہی مثل بشر ہے کیا تم جانتے بوجھتے جادو کے پاس جا رہے ہو۔)

اس طرح آپ ﷺ سے معجزے کا مطالبہ کرتے تو جب آپ ﷺ سے معجزہ دیکھتے تو ان کا مذاق اڑاتے اور معجزہ کو جادو کہتے تھے۔

وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُون oوَقَالُوا إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ(۴۶)

"اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو مذاق کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں نہیں ہے یہ مگر کھلا جادو"۔

حوالہ جات

۱۔ الحجر: ۱۱

۲۔ الانعام: ۱۰

۳۔ شامی، علامہ محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، بیروت: مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ، ۲/ ۹۸

۴۔ امام، عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویہ، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ، ۲/ ۲۵

۵۔ امام، محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، بیروت: دار صادر، ۱۳۸۸ھ، ۱/ ۱۳۶۔۱۳۷

۶۔ قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی، الجامع لاحکام القرآن، بیروت: دار الفکر، ۱۴۱۵ھ، ۲۲/ ۱۵۵

۷۔ قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی، الجامع لاحکام القرآن، ۱۲/ ۲۶۱

۸۔ الازہری، محمد کرم شاہ، ضیاء النبی، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ربیع الاول ۱۴۲۰ھ، ۲/ ۳۱۵

۹۔ شامی، علامہ محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ۲/ ۹۸۵

۱۰۔ الھب: ۱

۱۱۔ شامی، علامہ محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ۲/ ۹۷۱۔۹۷۲

۱۲۔ سیوطی، علامہ جلال الدین، الخصائص الکبریٰ، بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن، ۱/ ۳۹۷

۱۳۔ ابن کثیر، حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر، السیرۃ النبویۃ، بیروت: دار الفکر، ۱۹۷۸ء، ۱/ ۴۶۷

۱۴۔ سیوطی، علامہ جلال الدین، الخصائص الکبریٰ، ۱/ ۳۹۷

۱۵۔ الرازی، ابن ابی حاتم، ابو محمد عبد الرحمٰن بن محمد، تفسیر القرآن العظیم، مکہ مکرمہ: مکتبۃ نزار مصطفیٰ، ۱۴۱۹ھ، ۱۰/ ۳۳۸۴

۱۶۔ ابن ہشام، امام عبد الملک، السیرۃ النبویہ، ۱/ ۳۱۹

۱۷۔ قرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی، الجامع لاحکام القرآن، ۱۰/ ۵۲۳

۱۸۔ ایضا، ۱۰/ ۵۲۳

۱۹۔ الکوثر:۳

۲۰۔ جامی، علامہ نور الدین عبد الرحمٰن، شواہد النبوۃ، لاہور: مکتبہ نبویہ، ۱۹۸۵ء ص:۱۲۵

۲۱۔ شامی، علامہ محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ۲/ ۹۸۰۔۹۸۱

۲۲۔ ایضا:۲/ ۹۸۲

۲۳۔ المطففین:۳۰

۲۴۔ المطففین:۲۹۔۳۱

۲۵۔ قرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی، الجامع لاحکام القرآن، ۲۲/ ۱۵۵

۲۶۔ الازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۹۹۵ء، ۵/ ۵۲۰

۲۷۔ قرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی، الجامع لاحکام القرآن، ۲۲/ ۱۵۵

۲۸۔ المطففین:۳۲

۲۹۔ شامی، علامہ محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ۲/ ۹۸۳

۳۰۔ ایضا، ۲/ ۹۸۳

۳۱۔ ایضا، ۲/ ۹۸۶

۳۲۔ ابنِ ہشام، امام عبد الملک، السیرۃ النبویہ، ۱/ ۳۷۹

۳۳۔ سہیلی، امام عبد الرحمٰن بن عبد اللہ، الروض الانف، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۸ھ، ۲/ ۱۴۰

۳۴۔ الطور:۳۰

۳۵۔ الانبیاء:۵

۳۶۔ ابن ھشام، امام عبد الملک، السیرۃ النبویہ، ۱/ ۲۱۰

۳۷۔ الحجر:۶

۳۸۔ الشعراء:۲۷

۳۹۔ القمر:۹

۴۰۔ الذریات:۵۲

۴۱۔ سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن، لاہور: رومی پبلی کیشنز، ۲۰۰۵ء، ۶/ ۲۴۳

۴۲۔ ایضاً: ص:۴

۴۳۔یونس:۲

۴۴۔بنی اسرائیل:۴۷

۴۵۔الانبیاء:۳

۴۶۔الصفت:۱۴۔۱۵

1. Al-Hajar: 11
2.Al- inam : 10
3. Shami, Allama Muhammad bin Yusuf al-Salihi, Sabal al-Hida Walar Shadfi Seerah Khair al-Abad, Beirut: Dar al-Kitab al-Ulamiya, 1414 AH, 2/98.
4. Imam, Abd al-Malik bin Hisham, Al-Sirat al-Nabawiyah, Beirut: Dar al-Kitab al-Ulamiya, 1415 AH, 2/25
5. Imam, Muhammad bin Saad, al-Taqabat al-Akbra, Beirut: Dar Sadr, 1388 AH, 1/, 136. 137
6. Qurtubi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad Maliki, Al-Jami Lahka m Al-Qur'an, Beirut: Dar al-Fikr, 1415 AH, 22/155
7. Qurtubi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad Maliki, Al-Jami Lahka M Al-Qur'an, 12/261
8. Al-Azhari, Muhammad Karam Shah, Zia-ul-Nabi, Lahore: Zia-ul-Quran Publications, Rabi Al-Awwal 1420 AH, 2/315
9. Shami, Allama Muhammad bin Yusuf al-Salihi, Sabal al-Hida Walar Shadfi Sirat Khair al-Abad, 2/985
10. Alhab: 1
11. Shami, Allama Muhammad bin Yusuf al-Salihi, Sabal al-Hida Walar Shadfi, Seerah Khair al-Abad, 2/971. 972
12. Suyuti, Allama Jalal al-Din, al-Khusat al-Kubra, Beirut: Dar al-Kitab al-Ulamiya, 1/397
13. Ibn Kathir, Hafiz Imad al-Din Ismail bin Umar, Al-Sirat al-Nabawiyyah, Beirut: Dar al-Fikr, 1978, 1/467
14. Suyuti, Allama Jalaluddin, Al-Khusat al-Kubra, 1/397
15. Al-Razi, Ibn Abi Hatim, Abu Muhammad Abd al-Haman bin Muhammad, Tafseer al-Qur'an al-Azeem, Makkah: Maktabat Nizar Mustafa, 1419 AH, 10/3384
16. Ibn Hisham, Imam Abd al-Malik, Al-Sirat al-Nabawiyya, 1/319
17. Al-Qurtubi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad Maliki, Al-Jami Lahka M Al-Qur'an, 10/523
18.Ibid, 10/523
19. Al-Kawsar: 3
20. Jami, Allama Nooruddin Abdul Rahman, Evidences of Prophethood, Lahore: Nabiya School, 1985, p. 125.
21. Shami, Allama Muhammad bin Yusuf al-Salihi, Sabal al-Hida Walar Shadfi Seerah Khair al-Abad, 2/980.981.
22.*Ibid*: 2/982
23. Al-Mutaffin: 30
24. Al-Mutaffin: 29.31

25. Qurtubi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad Maliki, Al-Jami Lahka M Al-Qur'an, 22/155
26. Al-Azhari, Pir Mohammad Karam Shah, Zia-ul-Quran, Lahore: Zia-ul-Quran Publications, 1995, 5/520
27. Qurtubi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad Maliki, Al-Jami Lahka M Al-Qur'an, 22/155
28. Al-Mutaffin: 32
29. Shami, Allama Muhammad bin Yusuf al-Salihi, Sabal al-Hida Walar Shadfi Seerah Khair al-Abad, 2/983
30.Ibid, 2/983
31.Ibid, 2/986
32. Ibn Hisham, Imam Abd al-Malik, Al-Sirat al-Nabawiyah, 1/379
33. Suhaili, Imam Abd al-Rahman bin Abdullah, al-Rawd al-Anaf, Beirut: Dar al-Kitab al-Ilamiya, 1418 AH, 2/140.
34. Al-Toor: 30
35.Al-Anbiya: 5
36 Ibn Hisham, Imam Abd al-Malik, Al-Sirat al-Nabawiyah, 1/210
37. Al-Hajar: 6
38.Al -Suhra: 27
39.Al Qamer: 9
40. Al-Zariyat: 52
41. Saeedi, Ghulam Rasool, Tabyan al-Qur'an, Lahore: Rumi Publications, 2005, 6/243
42.Ibid: p: 4
43. Yunus: 2
44. Bani Israel: 47
45.Al -Anbiya: 3
46. Al safaat : 14.15